کتاب کے تین حصّے ہیں۔ پہلے حصّے میں نوجوانوں کو اسلام سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، دوسرے میں تحریک پاکستان پر ایسا مواد دیا گیا ہے کہ خود پاکستان کی قدروقیمت ان لوگوں کو سمجھ میں آسکے، جو تحریک پاکستان کے وقت موجود نہیں تھے یا بہت چھوٹے تھے۔ اس حصّے میں "تحریکِ پاکستان میں سندھ کا حصّہ" تحقیق و تاریخ کے لحاظ سے اہم ہے۔ علاوہ ازیں "تحریکِ پاکستان کا ایک خونچکاں ورق" اگرچہ تقسیم کے خونیں طوفان کی محض ایک لہر کی عکاسی ہے مگر ایسی دردناک تصویر کا محفوظ رہنا ضروری ہے۔ تیسرے حصّے میں برصغیر کی اسلامی تحریکات کا بیان ہے۔ اور نوجوانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ آج احیائے نظامِ اسلامی میں ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

محاسنِ کنز الایمان از ملک شبیر محمد اعوان آف کالا باغ۔ ناشر: مرکزی مجلسِ رضا، نوری مسجد۔ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور ملا۔ برائے مفت تقسیم۔ ڈاک سے منگوانے کے لیے ۵۰ پیسے کے ٹکٹ بھیجیں۔

مولینا احمد رضا خاں ایک عالم تھے۔ انہوں نے لکھا بھی، بولا بھی اور از انجملہ ان کا ایک ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" کے نام سے جلوہ گر ہوا۔ پون سو صفحے کے اس رسالے میں متعدد آیات کے تقابلی تراجم دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ مولانا محمود الحسنؒ یا مولانا اشرف علیؒ یا مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے تراجم کے مقابلے میں اعلیٰ حضرت یعنی (مولینا احمد رضا خاں) کے ترجمے فصاحت، بلاغت، تقاضائے ادبِ انبیاء برتر و اعلیٰ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کسی کا اعلیٰ علمی و ادبی کام یا تفسیری کارنامہ از خود اپنا راستہ بنالیتا ہے، بہت زیادہ مصنوعی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ ہوسکتا ہے کہ کنز الایمان میں ایسے فضائل (اور مخفی لطائف) ہوں کہ دُنیا آہستہ آہستہ رام ہوجائے۔ یوں بھی اس کے قدردان حضرات اپنے خیالات بھی سامنے لا سکتے ہیں۔ مگر پیشِ لفظ میں اس طرح کے فقرے دیکھ کر کہ "جو مقامِ امتیاز قرآن مجید کو باقی کتبِ سماویہ کے درمیان حاصل ہے، اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کو وہی مقام باقی تراجم میں حاصل ہے۔" یا "امام رازی اگر اسے دیکھ پاتے تو بے اختیار